السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

تیجا کرنا، یعنی بعد مرنے مردوں کے تیسرے دن جو لوگ جمع ہو کر قرآن پڑھتے ہیں اور چنوں پر کلمہ پڑھ کر تقسیم کرتے ہیں، اور دسواں، بیسواں، چالیسواں، چھ ماہی، برسی کرنا کیسا ہے؟

۲۔ مردہ کو دفن کرنے کے بعد جمعہ کے دن تک کسی کو قبر پر قرآن پڑھنے کے واسطے بٹھانا اور جب جمعہ کا دن آیا جمعہ کے سپرد کر کے چلے آنا، اس اعتقاد سے کہ جب تک جمعہ کا دن نہیں آیا ہے، قرآن پڑھنے کے سبب سے منکر نکیر نہیں آئیں گے اور اس پر عذاب نہیں ہوگا۔ یہ فعل شرع سے ثابت ہے یا نہیں اور بصورت نہ ہونے کے عقیدہ رکھنے والا اس کا کیسا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

دونوں سوالوں کا یہ ہے کہ تیجا اور دسواں، بیسواں، چالیسواں، چھ ماہی، برسی اور گیارھویں اور فاتحہ مروجہ شب براءت کرنا اور اس طریقہ خاص سے مجتمع ہو کر قرآن اور کلمہ پڑھنا، خواہ مکان میں بیٹھ کر، خواہ قبر پر اور مردے کے دفن کے بعد جمعہ تک قبر پر بٹھانا، یہ سب بدعت اور گمراہی ہے۔ کسی حدیث سے ثابت نہیں اور نہ کسی صحابہ کا اس پر عمل ہوا اور نہ کسی مجتہد سے استحباب ان افعالوں کا منقول ہے۔ حاصل یہ ہے کہ یہ طریقے سب ایصالِ ثواب کے لیے ساتھ تقید اور تعیین روزوماہ کے اور التزام قیودات مرسومہ کا کسی دلیل سے دلائل شرعیہ کے ثابت نہیں اور کرنے والا ان افعالوں کا بتدع ہے۔

شیخ عبدالحق نے ''مدارج النبوة'' میں لکھا ہے:

''وعادت نمود کہ برائے میت جمع شوند وقرآن خوانند وختمات خوانند، نہ بر سر گور نہ غیر آن، وایں مجموع بدعت است۔ ما ایں اجتماع مخصوص روز سوم وارتکاب تکلفات دیگر وصرف اموال بے وصیت از یتامےٰ بدعت است وحرام۔ انتھے''

''یہ عادت نہیں تھی کہ میت پر جمع ہو جائے یا قبر پر قرآن خوانی یا ختم قرآن کریں۔ یہ سب کے سب بدعت ہیں۔ ہاں میت کے گھر والوں کی تعزیت داری کے لیے یا تسلی دینے کے لیے یا صبر کی تلقین کے لیے جمع ہونا سنت اور مستحب ہے۔ بہر کیف تیسرے دن میں مجلس خاص لگانا اور دوسرے بے جا تکلفات کرنا اور یتیم کے غیر وصیت شدہ مال کو ان ایام میں خرچ کرنا بدعت اور حرام ہے۔ ختم شد''

اور فقیہ محمد بن محمد کردری نے ''فتاویٰ بزازیہ'' میں لکھا ہے:

''یکرہ اتخاذ الطعام فی الیوم الأول، والثالث، وبعد الأسبوع، ونقل الطعام إلی القبر فی المواسم، واتخاذ الدعوة بقراءة القرآن، وجمع الصلحاء والفقراء للختم أو لقراءة سورة الأنعام والإخلاص'' انتھی

''پہلے دن، تیسرے دن اور ایک ہفتے کے بعد کھانا لینا مکروہ ہے اور (مخصوص) موسم میں کھانا قبر کے پاس لے جانا اور (ایصالِ ثواب کے لیے) قراءتِ قرآن کی دعوت کرنا اور صلحا و فقرا کو ختمِ قرآن کے لیے یا سورۃ الانعام اور سورۃ الاخلاص کی تلاوت کے لیے جمع کرنا مکروہ ہے۔''

اور ''فتاویٰ جامع الروایات'' میں ہے:

''فی شرح المنهاج للنووي: الاجتماع علی المقبرة فی الیوم الثالث وتقسیم الورد والعود وإطعام الطعام فی الأیام المخصوصة کالثالث والخامس والتاسع والعاشر والعشرین والأربعین والشهر السادس والسنة بدعة مذمومة'' انتھی

''اور نووی کی ''شرح المنهاج'' میں ہے کہ تیسرے دن قبر پر اجتماع، گلاب اور عود کا تقسیم کرنا اور مخصوص ایام میں کھانا کھلانا جیسے تیسرے، پانچویں، نویں، دسویں، بیسویں، چالیسویں، چھٹے مہینے اور سال میں، مذموم بدعتیں ہیں۔ ختم شد''

شیخ ولی اللہ المحدث رحمة اللہ علیہ نے ''وصیت نامہ'' میں لکھا ہے:

''دیگر از عادات شنیعہ ما مردم اسراف است در ماتم ہا وسوم وچہلم وشش ماہی فاتحہ سالینہ۔ وایں را در عرب اول وجود نبود'' انتھی

''اور ہماری بری عادتوں میں سے تیسرا دن یا چالیسواں دن اور ششماہی اور سالانہ فاتحہ خوانی میں ماتم کرنا ہے، جو عرب کے پہلے طبقے میں موجود نہیں تھا۔''

بلکہ امام ابوحنیفہ رحمة اللہ علیہ کا خاص مذہب یہ ہے کہ قراءةِ قرآن مطلقاً قبر کے پاس مکروہ ہے۔ جیسا کہ عبدالوہاب شعرانی نے میزان کبری میں تصریح کی ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب